Hazara Islamicus, Vol.:11, Issue: 01,Jan-june,2022
PP: 48-60

OPEN ACCESS
Hazara Islamicus
ISSN (Online): 2410-8065
ISSN (Print): 2305-3283
www.hazaraislamicus.com

منتخب انبیاء کرام سے متعلق مستشرق ٹسڈال کے افکار کا ناقدانہ جائزہ: "The Original Sources Of Quran" کے تناظر میں

A Criticle Review of orientalist Tisdall's beliefs on selected Prophets in the context of "The Original Sources Of Quran"

Dr. Alia Shah
Lecturer Islamic Studies Department University of Malakand.

Dr. Najam ul Hasan
Assistant Professor Islamic Studies Department University of Malakand

Abstract

Orientalists are spreading Islam o phobia with the assistance of research .They prevail doubts and suspicions regarding Islam, Quran, Hadith and seerah. It influence a great quantity of Muslims .our intension is to save Muslims from harm, fake and grimy views of the orientalists. In the list of many prejudice orientalists, W.C.Tisdall is one of them. He has some speculation in his book "The Original Sources Of Quran" about Prophet Muhammad and Quran. He claims Prophet Muhammad is the writer of Quran and it is not the revelation of Allah but it is borrowed from earlier holy books like Torah and Bible. This research article is concern different allegations of W.C.Tisdall and conclude that he failed to prove his assumptions.

Key words *: orientalists, W.C.tisdall, allegations*

ایک طرف کروڑوں انسان قرآن مجید کے سحر انگیز اور جادوئی کلام سے اثر لئے بغیر رہ نہیں سکتے، تو دوسری طرف اسلام دشمن لوگ بھی موجود ہیں جو اسلام، شریعتِ اسلام، پیغمبرِ اسلام، احکاماتِ اسلام سے نہ صرف منہ موڑتے ہیں بلکہ اپنے شکوک و شبہات کی بھینٹ چڑتے ہیں۔ مستشرقین اسی کی ایک کڑی ہے جو عرصہ دراز سے پیش پیش ہیں۔ انہی میں سے ایک ویلیم کلئیر ٹسڈال(W.C.Tisdall) ہے۔ جنھوں نے کئی کتابیں لکھی ۔ جن میں مشہور کتاب "The Original Sources Of Quran" ہے۔

CC BY

مصنف کا تعارف

ویلیم کلئیر ٹسڈال (W.C.Tisdall) برطانوی مستشرق ہے آپ 1859ء کو برطانیہ میں پیدا ہوئے۔ موصوف کو کئی زبانوں پر عبور تھا جن میں عربی، فارسی، ہندی اور پنجابی بھی شامل ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ ان زبانوں کی گرائمر بھی مرتب کی ہے۔ آپ چرچ آف انگلینڈ کی طرف سے ایران میں مشنری سوسائٹی کے صدر رہے۔ 1928ء میں میں فوت ہوئے۔ 1

ویلیم کلئیر ٹسڈال (W.C.Tisdall) کی یہ کتاب "The Original Sources Of Quran" پہلی بار 1905ء میں نیو یارک سے شائع ہوئی اور 2019 تک یہ کتاب کئی بار چھپ چکی ہے۔ مغرب میں زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ اس کتاب کا محور ہی یہی ہے کہ قرآن ادیان سابقہ سے نقل واخذ شدہ کتاب ہے اور اپنے اس موقف کو صحیح ثابت کرنے کے لئے وہ اپنے طور سے قرآن کو پرکھتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ قرآن میں بہت سی چیزیں ہیں جو یہودیت اور عیسایت سے لی گئی ہیں۔ اس ضمن میں ایمان، توبہ، جنت، جہنم وغیرہ کا ذکر اور قرآن، انجیل اور توریت کا ہر وہ قصہ جس کا ذکر ادیان سابقہ کے ادب سے ملتا جلتا ہو، تو یہ مستشرقین الزام لگانے میں دیر نہیں کرتے۔ جن میں ہابیل و قابیل، ہاروت و ماروت اور ابراہیمؑ کے آگ میں ڈالے جانے کا قصہ شامل ہیں۔ 2

اس مقالے میں منتخب انبیاء کرام سے متعلق مستشرق ٹسڈال کے افکار کا ناقدانہ جائزہ: "The Original Sources Of Quran" کے تناظر میں پیش کیا جائے گا طریقہ کار کچھ یوں ہوگا۔ پہلے ویلیم کلئیر ٹسڈال (W.C.Tisdall) کے اعتراضات ذکر کئے جائے گے پھر ایک ساتھ اس کا جواب دیا جائے گا۔ اقتباسات کچھ اس طرح سے ہیں۔

پیغمبر آخرزماں حضرت محمد ﷺ نے قرآن کا کچھ حصہ موسیٰؑ پر نازل شدہ کتاب تورات سے لیا ہے دلیل کے لئے قصہ ہاروت و ماروت پیش کرتا ہے۔

> "We proceed to show that very much of Quran is directly derived from Jewish books."3

ہم آگے یہ بتائیں گے کہ زیادہ تر قرآن بلاواسطہ یہودی کتابوں سے لیا گیا۔

یہ بھی موصوف دعویٰ کرتے ہیں کہ محمد ﷺ نے یہ قصے اپنے یہودی دوستوں سے سنے تھے اور دلیل کے طور پر ہاروت و ماروت کا قصہ بیان کرکے لکھتا ہے۔

موصوف ایک تیر سے دو شکار کر رہے ہیں ایک طرف یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ قرآن الہامی کتاب نہیں موسیٰؑ پر نازل شدہ کتاب سے نقل کیا گیا ہے اور دوسری طرف نبی کریم ﷺ کو بھی اللہ کے پیغمبر نہیں مانتے ہیں۔

ٹسڈال کی یہ رائے ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک قصہ گو شخص ہیں۔

> "Quran is not literal translation from one or more Jewish books, but is rather, as we might expect, a free reproduction of the story as told to Muhammad by some of his Jewish friends".4

قرآن کسی ایک یا زیادہ یہودی کتب کا ترجمہ نہیں ہے بلکہ یہ وہ قصے ہیں جو محمد ﷺ نے اپنے یہودی دوستوں سے سنے تھے۔ محمد ایک قصہ گو شخص ہے جیسے ہم نے سمجھ رکھا تھا۔

آگے ہاروت وماروت کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"And they teach men sorcery and what had been sent down unto two angle in Babel ……………………Muhammad borrowed the narrative from Jewes" 5

بابل شہر میں دو فرشتے (ہاروت وماروت) بھیجے جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔

ابن کثیر اس واقعہ کا ذکر کچھ یوں کرتے ہیں کہ پروردیاگار عالم کا فرشتوں کو یہ کہنا کہ تم اپنے میں سے دو کا انتخاب کرلو! تو انہوں نے ہاروت وماروت کا انتخاب کیا۔ تو یہ روایت غریب ہے۔6 امام رازی بھی اس رویت کو فاسد کہتے ہیں۔ روح المعانی میں ذکر ہے کہ ان واقعات میں اب تک کچھ ثابت نہیں یہ اسرائیلیات میں سے ہیں 7

ٹسڈال کی موسیٰؑ اور تورات کے بارے میں خیالات

مزید لکھتے ہیں:

"In surah vii al Araf, 171, we read ……..And when we raised up the mountain above them as if it were a covering ….Perhaps it hardly necessary to say that there is nothing like this fable to be found in Pentateuch…..And in an unnatural sense the Hebrew phrase beneath the mountain"8

سورۃ الاعراف کی آیت 171 کا تذکرہ کرنے کے بعد تشریح بیان کرتے ہیں جو جلالین نے کی ہے کہ جب یہودیوں نے تورات کے احکام ماننے سے انکار کیا تو خدا نے طور پہاڑ ان کے سروں پر بلند کیا۔ اس واقعے کو یہودیوں کے کتاب "عبودہ زرہ" سے ماخوذ بتاتے ہیں۔ پھر وہ ذکر کرتا ہے کہ یہ واقعہ اس طرح نہیں تھا بلکہ وہ لوگ اس وقت پہاڑ کے دامن میں کھڑے تھے نا کہ پہاڑ ان کے اوپر اٹھایا گیا تھا۔ یہ قصہ ایک یہودی مفسر نے غلط سمجھا ہے اور یہ غلط قصہ پھر قرآن میں نقل ہوا ہے۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ فرشتوں نے پہاڑ کو ان کے سروں پر لا کھڑا کیا تھا جس طرح سائبان ہوتا ہے۔ اور ابو بکر بن عبداللہؒ کہتے ہیں کہ جب بنی اسرائیل نے انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑ کو وحی کی اور وہ اپنی جگہ سے اکھڑ کر فضا میں بلند ہو گیا۔ جب وہ ان کے سروں کے اوپر آگیا تو موسیٰ نے فرمایا کہ اگر تم احکام کو قبول نہیں کروگے تو پہاڑ تم پر آگرے گا۔ 9

ایک اور قصہ دلیل کے طور پر ذکر کرتے ہیں ملاحظہ کیجئے۔

"This is not, however, the only wonderful story which the Quran relates concerning ………This legend also comes from the Jews as is evident from the following ………..And that we read nothing out of either Sammuael or of the Sammartan"[10]

ڈاکٹر ٹسڈال سورۃ طہ کی آیت کا تذکرہ کرتا ہے جس میں سامری بچھڑا بناتا ہے۔ موصوف تصدیق کے لئے تفسیر جلالین کی تشریح کو پیش کرتا ہے کہ بچھڑا جاندار تھا اور بول سکتا تھا موصوف کے مطابق بولنے کی قوت اس کو کچھ اس طرح ملی تھی کہ سامری نے ایک مٹھی خاک کی اس جگہ سے اٹھالی تھی جہاں جبرائیل کے گھوڑے نے پاؤں رکھا تھا اسی خاک کو بچھڑے کے منہ میں ڈالا گیا تو وہ بول سکتا تھا۔ اس کو ذکر کرنے کے بعد کہتا ہے کہ یہ قصہ ادیان سابقہ سے ماخوذ ہے۔

ٹسڈال اپنے موقف کو صحیح ثابت کرنے کے لئے بے جا استدلال کرتا ہے کیونکہ نہ صرف یہ روایت بلکہ کسی بھی آیت میں ایسا نہیں کہ بچھڑا جاندار تھا۔ بلکہ قرآن میں ذکر ہے کہ وہ بچھڑا زیورات کا بنا ہوا تھا۔ اور یہ بھی قرآن میں مذکور ہے کہ کلام نہیں کر سکتا تھا۔ جیسے ارشاد ربانی ہے: "وَ اتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَى مِن بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلاً جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ أَلَمْ يَرَوْاْ أَنَّهُ لاَ يُكَلِّمُهُمْ وَلاَ يَهْدِيهِمْ سَبِيلاً اتَّخَذُوهُ وَكَانُواْ ظَالِمِينَ"[11] موسیٰؑ کی قوم نے اس کے پیچھے اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا بنا لیا ایک جسم جس سے گائے کی اواز نکلتی تھی کیا انہوں نہیں دیکھا کہ وہ ان سے کلام نہیں کرتا اور نہ ان کو راستہ دکھاتا ہے۔

ایک اور دلیل وہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے کچھ اس طرح پیش کرتا ہے۔

> "Again in surah ii al baqara 55, 56 we read that the Israelites said ….. This fable also is borrowed from the Jewish book"…[12]

سورہ البقرہ کی آیت 55-56 میں بیان موجود ہے: "اے موسیٰؑ جب تک ہم خدا کو نہ دیکھ لے ہم ایمان نہیں لائے گے۔ تو اس کے بعد وہ مر گئے اور دوبارہ زندہ ہو گئے" موصوف لکھتے ہیں کہ یہ آیت یہودوں کی کتاب " ساہندرین " سے لی گئی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ "وہ خدا کی آواز سنتے ہی مر گئے لیکن ناموس موسیٰؑ نے ان کی شفاعت کی اس وجہ سے یہ لوگ دوبارہ زندہ کر لئے گئے"

ابن عباسؓ نے "جھرۃ" کا معنیٰ علانیہ سے کیا ہے۔ قتادہ کا قول ہے: عیاناً حتیٰ کہ ہم اسے دیکھ لیں۔ ربیع بن انس سے مروی ہے کہ موسیٰؑ نے ستر آدمی منتخب کئے اور اپنے ساتھ انہیں لے گئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تب تک ایمان نہیں لائے گے جب تک خدا کو ظاہراً دیکھ نہ لیں۔ تو انہوں نے ایک خوفناک کھڑک کی آواز سن لی اور سب ہلاک ہو گئے۔ یہ تابعین حجرات یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ موت بطور سزا تھی۔ اس لئے اپنی طبعی عمر پوری کرنے کے لئے ان کو دوبارہ زندہ کیا گیا۔ 13

مزید لکھتے ہیں۔

لوح محفوظ کے بارے میں ٹسڈال کی رائے

> "All Muslims believes that the Quran was written on thr Preserved table……….. The idea of the Preserved Table is borrowed from the Jewish ………….."[14]

تمام مسلمان اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ لوح محفوظ کا خیال بھی محمد ﷺ کو یہودیوں سے ملا۔

ارشاد ربانی ہے۔

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيب * وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ * بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ * فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ[15] "بلکہ یہ کفار جھٹلانے میں مصروف ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ ان کو ہر طرف سے گھرے ہوئے ہیں بلکہ یہ ایک باعظمت قرآن ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے"۔

مفسر ابن کثیر لکھتے ہیں: "یہ کفار شک و شبہ اور عناد میں میں مبتلا ہے حالانکہ ان کو اللہ نے ہر طرف سے گھرا ہوا ہیں۔ اللہ ان پر غالب ہے اور یہ بچ کر نکل نہیں سکتے ہیں بلکہ وہ کمال والا قرآن ہے جو ایسی لوح پر لکھا ہوا ہے کہ جو محفوظ ہے۔ یہ قرآن

ملاء اعلیٰ میں لکھا ہوا ہے جو ہر قسم کی کمی بیشی سے محفوظ اور تحریف سے مبرا ہے" 16

داکٹر ٹسڈال یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ قرآن وحی الہی نہیں بلکہ تصنیف رسول اللہ ﷺ ہے اور یہی بڑی وجہ ہے جو موصوف یہ تسلیم کرنے سے قاصر ہیں کہ قرآن الہامی کتاب ہے بلکہ وہ قرآن کو آنحضرت ﷺ کی تصنیف سمجھتے ہیں۔ اور مزید بے انصافی موصوف یہ کر رہے ہیں کہ اپنے اس موقف کو صحیح ثابت کرنے کے لئے وہ حتی الوسع کوشش کرتا ہے لیکن ناکام رہتے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ صحیح روایات کو چھوڑ کر ضعیف اور موضوع روایات کو بنیاد بنا کر اپنے موقف کی تائید کرتے ہیں۔

قرآن کا نزول قلب رسول اللہ ﷺ پر

ارشاد ربانی ہے : **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَل لَّهُ عِوَجَا**17 "تمام خوبیاں اس اللہ کے لئے ثابت ہیں جس نے اپنے خاص بندے پر یہ کتاب نازل فرمائی اور اس میں ذرا بھی کجی نہیں رکھی"

ایک دوسری جگہ فرمایا ہے: **حم * تَنزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ * كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ**18 "یہ رحمٰن ورحیم کی طرف سے اتارا ہوا قرآن ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے جس کی آیات مفصل اور واضح ہیں یہ عربی میں پڑھی جانے والی کتاب ہے ایسی قوم کے لئے جو علم وفہم رکھتی ہیں۔"

قرآن نہ لکھی ہوئی کتاب کی شکل میں ، اور نہ ہی قلب رسول اللہ ﷺ پر ایک ساتھ نازل ہوا تھا بلکہ حالات کے تقاضوں کے مطابق وقتاً فوقتاً بتدریج نازل ہوا تھا اور تقریباً 23 سال میں اس کی تکمیل ہوئی تھی۔ ارشاد ربانی ہے: **وَقُرْآناً فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنزِيلاً**[19] "اور ہم نے قرآن کو جدا جدا نازل کیا ہے تاکہ تم اسے لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرو اور ہم نے اسے تدریج کے ساتھ اتارا ہے۔"

ٹسڈال ثابت کرنا چاہتا ہے کہ قرآن ، سابقہ الہامی کتاب توریت سے ماخوذ کتاب ہے جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ قرآن اگر بائبل سے ماخوذ ہوتا تو بہت سے احکام ، واقعات قرآن میں موجود ہیں جن کا تذکرہ بائبل نے اور طرح کیا ہے جبکہ قرآن نے اس کے برعکس ذکر کیا ہے۔ مثلاً قرآن عقیدہ توحید کے تصور کو ایک اعلیٰ وارفع حیثیت سے ، تنازعات اور نقائص سے پاک کرتے ہوئے ، اس کو بڑا ظلم کہہ کر اپنے مخاطبین سے خطاب کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مخلوق اور خالق میں ایک واضح فرق دیکھتا ہے لیکن ادیان سابقہ کا حال اس کے برعکس ہے۔

تورات اور عقیدہ توحید

یہاں ایک مثال تورات سے پیش کی جاتی ہے ۔ " خدا اور جیکوب کے درمیان کشتی کا ایک مقابلہ ہوتا ہے جس میں جیکوب خدا کو عاجز کر دیتا ہے۔ خدا اپنی تمام تر قدرت ، الوہیت اور طاقت کے باوجود ایک فانی انسان کو جسمانی طور پر شکست نہیں دے سکتا۔[20]

اگر قرآن تورات سے ماخوذ ہے تو کیا قرآن میں اس طرح کے بے ہودہ اور واہیات واقعات موجود ہے؟

دوسری جگہ ذکر ہے : " جب آدم کی اولاد نے بابل شہر میں ایک برج بنانے کا ارادہ کیا تو بناتے وقت اس برج کی انچائی بہت بڑھ گئی تھی تو اس وجہ سے خداوند اسے دیکھنے کے لئے اترا"[21]۔ سموئل میں لکھا ہے۔ " خداوند نے پچاس ہزار اور ستر آدمی

اس لئے مار ڈالے کہ انہوں نے خداوند کے صندوق میں جھانکا تھا"۔ [22]

ایک دوسری جگہ ذکر ہے: "وہ اپنے اباؤاجداد کے گناہوں کی سزا ان کی نسلوں میں کئیں پشت تک دیتا ہے"۔23

رسالت کی چند مثالیں زیر خدمت ہیں۔

ٹسڈال قرآن میں عظمت انبیاء کے خلاف کوئی ایسی چیز پاتے ہیں جو تورات وانجیل میں ملتی ہو۔ جہاں معاشرے میں موجود ساری خرافات کو جائز ٹھرانے کے لئے انہیں انبیاء سے منسوب کر دیا جاتا ہو؟

انبیاء کی شان میں عیسائیوں کے ناپاک عقیدے اور شرمناک الزامات سے چند مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

نوحؑ کا تذکرہ: "نوحؑ نے شراب پی اور اسے ہوش نہ رہا۔ یہاں تک کہ حام نے اس کو دیکھ لیا اور اپنے دونوں بھائیوں کو خبر کی۔" [24]

لوطؑ کا ذکر: بائیبل کے مطابق لوط اور اس کی دو سگی بیٹیاں ایک غار میں اس کے ہمراہ موجود تھی تب دونوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہمارا باپ بوڑھا ہو گیا ہے اور اس دنیا میں کوئی مرد نہیں جو ہماری خواہش پوری کریں لہٰذا ہم اپنے باپ کو شراب پلاتے ہیں اور ان سے ہم بستری کرتے ہیں تاکہ ہماری باپ کی نسل باقی رہے، سو انہوں نے ایسا ہی کیا اور بڑی اندر گئی اور باپ سے ہم بستری کی۔ اور اس کو اپنے لیٹنے اور اٹھنے کی خبر نہ ہوئی۔ اس کے بعد دوسری بہن نے بھی ایسا ہی کیا۔ (نعوذ باللہ) حتیٰ کہ لوطؑ کی بیٹیاں حاملہ ہوئیں اور ان کی نسل سے دو بیٹے پیدا ہوئے جن میں ایک موآبیوں کا باپ اور دوسرا نبی عمون کا باپ تھا" [25]

داؤدؑ کا تذکرہ: "داؤد ظہر کے بعد اپنے بستر سے اٹھے اور اپنی محل کے چھت پر ٹہلنے لگے اتفاق سے ان کی نگاہ ایک خوبصورت عورت پر پڑی جو غسل کر رہی تھی۔ داؤدؑ نے بندے کو بھیج کر معلوم کیا تو پتہ چلا کہ وہ داؤدؑ کے ایک جرنیل اوریا کی بیوی تھی 26۔ داؤد اس زبردستی لے آئے اور اس سے صحبت کی اور وہ حاملہ ہو گئی۔ اس عورت سے اس کو پتہ چلا کہ وہ حاملہ ہو گئی ہے۔ پھر داؤد نے یوآب کو اوریا کی جانب بھیجا کہ وہ داؤدؑ کے پاس آئے۔ جب وہ حاضر ہوا تو داؤدؑ نے اس سے جنگ کے حالات دریافت کئے اور پھر اس کو حکم دیا کہ گھر جاؤ اور یا نکلا اور شاہی محل کے دروازے پر سو گیا اور گھر نہیں گیا۔ لوگوں نے داؤد کو اطلاع دی کہ اوریا گھر نہیں گیا۔ داؤد نے اوریا سے پوچھا تو گھر کیوں نہیں گئے؟ اوریا نے جواب دیا کہ اللہ کا تابوت، اسرائیل اور یہواہ خیموں میں اور میرا مالک یوآب اور اس کے خادم کھلے میدان میں ہو اور میں اپنے گھر جاؤں، کھاؤں، پیوں اور اپنی بیوی کے پاس سوؤں؟ نہیں ہرگز نہیں! قسم ہے آپ کے جان کی میں ایسا نہیں کر سکتا۔ اس پر داؤدؑ نے اسے کہا: تو آج یہاں قیام کرو میں تجھے کل بھیج دوں گا۔ اس دن اور یا یروشلم میں گیا میں رہا۔ اگلے روز داؤدؑ نے اس کو بلایا تاکہ اس کے سامنے کھائے پیئے، اس شراب پلائی، یہاں تک کہ شام کا وقت گزر گیا اور وہ اسی جگہ اپنے آقا کے غلاموں کے ساتھ سو گیا اور گھر نہ گیا۔ صبح ہوئی تو داؤد نے ایک خط یوآب کو لکھا اور اوریا کے ہاتھ اس کو بھیجا اور کہا کہ اوریا کو میدان جنگ کے صفِ اول میں بھیجو۔ لڑائی جب گھمسان کی ہونے لگے تو لوٹ آؤ، اور اس کو اکیلا چھوڑ دو تاکہ مارا جائے۔ جب اوریا جنگ میں مارا گیا تو یوآب نے داؤد کے پاس آدمی بھیجا کہ اوریا مر گیا ہے۔ جب اس کی بیوی نے سنا تو اس پر نوحہ کرنے لگی۔ جب نوحہ کے دن ختم ہوئے تو داؤد نے اس کو بلوایا اور وہ اس کی بیوی بن گئی۔ اور اس سے ایک لڑکا بھی جنا۔ اسی بت سبع کو بائبل سلیمانؑ کی ماں بھی قرار دیتی ہے "27

سلیمانؑ کا تذکرہ: "سلیمانؑ (نعوذ باللہ) فرعون کی بیٹی کے علاوہ بہت سی اجنبی عورتوں سے صحبت کرنے لگے اور ان

عورتوں کے بارے میں پہلے ہی بنی اسرائیل کو خدا کی تنبیہ تھی کہ ان کے پاس نہ جانا اور ان کو اپنے پاس نہیں آنے دینا۔ کیونکہ ان کی صحبت تمہیں اپنے معبودوں کی طرف مائل کر سکتی ہے۔ سلیمانؑ نے انہی عورتوں سے تعلق رکھا۔ ان کے پاس 700 شہزادیاں اور 300 کنیزیں تھیں۔ ان عورتوں نے ان کے دل کو اپنے دیوتاؤں کی طرف مائل کیا۔ اب خدا پر اس کا ایمان نہ رہا۔ اسی طرح اس کے باپ داؤد بھی تھے "[28]

قرآن سابقہ الہامی کتابوں پر نگہبان ہے: درجہ بالا ذکر شدہ خرافات قرآن میں کہیں نہیں ہیں کیونکہ قرآن انبیاء کی عظمت اور ناموس کی نگہبانی کرتا ہے اور ان واقعات کی درستگی اور اصل روح کے ساتھ دوبارہ بیان کرتا ہے جن سے ان سارے الزامات کی انبیاء کرام کی ذات سے تردید ہو جاتی ہے جو بائیبل کی رو سے انبیاء پر عائد ہوتے ہیں۔

اب قرآن سے چند مثالیں زیر خدمت ہیں۔

ارشاد ربانی ہیں:" إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ" 29 "بے شک اللہ نے چن لیا آدمؑ و نوحؑ اور آل ابراہیمؑ اور آل عمران کو تمام جہانوں پر"۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے: وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا وَكُلاًّ فضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ "30اور اسماعیلؑ اور یونسؑ اور لوطؑ ان سب پر ہم نے جہانوں میں سے انعام کیا۔"

نوح کا ذکر قرآن میں: نوحؑ کی شان میں ارشاد خداوندی ہے۔: لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ إِنِّيَ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ * قَالَ الْمَلأُ مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلاَلٍ مُّبِينٍ * قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلاَلَةٌ وَلَكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ31 "بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ اس نے کہا! اے میری قوم، اللہ کی بندگی کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی رب نہیں ہے، میں تمہارے حق میں ایک ہولناک عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اس کی قوم کے سرداروں نے جواب دیا! ہم کو تو تم صریح گمراہی میں نظر آتے ہو۔ نوحؑ نے کہا! اے میری قوم میں کسی گمراہی میں نہیں پڑا ہوں بلکہ میں رب العالمین کا رسول ہوں۔ تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں، تمہارا خیر خواہ ہوں اور مجھے ان اللہ کی طرف سے وہ کچھ معلوم ہے جو تمہیں معلوم نہیں ہے"۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔" سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ"[32] "نوحؑ پر تمام جہانوں میں سلامتی ہو"۔

لوط کی شان میں قرآن کے الفاظ:" وَإِنَّ لُوطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِينَ"33 "اور بے شک لوطؑ رسولوں میں ہیں"۔ اسی طرح لوطؑ کی شان میں قرآن مزید ذکر کچھ اس طرح کرتا ہے: وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ لْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّن الْعَالَمِينَ[34] "اور لوط کو ہم نے پیغمبر بنا کر بھیجا، پھر یاد کرو جب اس نے اپنی قوم سے کہا! ا" کیا تم ایسے بے حیا ہو گئے ہو کہ وہ فحش کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا؟ ‘‘

مودودیؒ اس آیت کی تفسیر کچھ اس طرح کرتے ہیں، لکھتے ہیں : "ان باشندوں کی رہنے کی جگہ کو Trans Jordan کہا جاتا ہے۔ یہ فلسطین و عراق کے بیچ واقع ہے۔ اس علاقہ کا نام بائیبل کے مطابق "سدوم" ہے جو dead sea کے آس پاس تھا لیکن اب اس میں زیر آب آ چکا ہے۔ تلمود کے مطابق "سدوم" سمیت چار بڑے شہر اور بھی تھے اور یہ علاقہ ایسا گلِ گلزار تھا کہ میلوں

تک باغ ہی باغ نظر آتے تھے۔ بے پناہ حسن و جمال اللہ نے ان علاقے کو عطاء کیا تھا۔ لیکن آج اس علاقے کا نام و نشان ناپید ہے ۔ یہی بحر مردار ہی ان لوگوں کی ایک یادگار رہ گئی ہے۔" یہودی لیٹر یچر میں جہاں لوطؑ کے دامن پر بے شمار سیاہ داغ لگائے ہیں وہاں ایک یہ بھی ہے لوطؑ ابراہیم سے لڑ کر "سدوم" آگئے تھے"35 مگر قرآن اس غلط بیانی کی تردید کرتا ہے۔اس کا بیان یہ ہے کہ اللہ نے انہیں رسول بنا کر اس قوم کی طرف بھیجا تھا"ان تمام غلط بیانیوں کی قرآن میں کہی کوئی جگہ نہیں ہے بلکہ قرآن کہتا ہے: اللہ نے لوطؑ کو اس قوم کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا 36

"إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاء بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ"[37] "تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو، حقیقت یہ ہے کہ تم بالکل ہی حد سے گزر جانے والے لوگ ہو"۔

لیکن اس قوم کا جواب بھی قرآن میں موجود ہے ارشاد باری ہے۔ "وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلاَّ أَن قَالُواْ أَخْرِجُوهُم مِّن قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ"38 "مگر اس کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ نکالو ان لوگوں کو اپنی بستیوں سے ،،بڑے پاکباز بنتے ہیں۔"

"اس سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ صرف بے حیا اور بد کردار اور بداخلاق ہی نہ تھے بلکہ اخلاقی پستی میں اس حد تک گر گئے تھے کہ انہیں اپنے درمیان چند نیک انسانوں اور نیکی کی طرف بلانے والوں اور بدی پر ٹوکنے والوں کا وجود تک گوارا نہ تھا۔ وہ بدی میں یہاں تک غرق ہو چکے تھے کہ اصلاح کی آواز کو بھی برداشت نہ کر سکتے تھے اور پاکی کے اس تھوڑے سے عنصر کو بھی نکال دینا چاہتے تھے جو ان کی گھناؤنی فضا میں باقی رہ گیا تھا۔ اسی حد کو پہنچنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے استیصال کا فیصلہ صادر ہوا۔ کیونکہ جس قوم کی اجتماعی زندگی میں پاکیزگی کا ذرا سا عنصر بھی باقی نہ رہ سکے پھر اسے زمین پر زندہ رکھنے کی کوئی وجہ نہیں رہتی۔ سڑے ہوئے پھلوں کے ٹوکرے میں جب تک چند اچھے پھل موجود ہوں اس وقت تک تو ٹوکرے کو رکھا جا سکتا ہے، مگر جب وہ پھل بھی اس میں سے نکل جائیں تو پھر اس ٹوکرے کا کوئی مصرف اس کے سوا نہیں رہتا کہ اسے کسی گڑھے پر الٹ دیا جائے"۔39 کیا ایسا ذکر بائبل میں موجود ہے؟

قرآن لوط کی وہ باتیں جو بائیبل میں مذکور ہیں اس کی تردید کرتا ہے: ارشاد خداوندی ہے۔: "وَلُوطًا آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَت تَّعْمَلُ الْخَبَائِثَ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ40"اور لوطؑ کو ہم نے حکم اور علم بخشا اور اسے اس بستی سے نکال کر بچا لیا جو بدکاری کیا کرتے تھے، درحقیقت وہ بڑی ہی فاسق قوم تھی۔"

داوٗدؑ اور سلیمانؑ کا تذکرہ قرآن میں: اسی طرح داوٗدؑ کی رشد و ہدایت کا ذکر قرآن کے متعدد سورۃ مثلاً البقرہ، الانعام، الاسراء اور سورۃ الانبیاء میں موجود ہیں۔ ارشاد ربانی ہے: "وَ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ"41 "اور ہم نے اس (داوٗد علیہ السلام) کو مضبوط سلطنت عطا کیا اور حکمت سے نوازا۔ اور حق و باطل کے فیصلے کی قوت عطا کی"۔ ایک دوسری جگہ ارشاد ہے ۔ "وَ آتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا"42"اور ہم نے داوٗدؑ کو زبور عطاء کیا"۔

نہ صرف یہ متعدد آیات قرآنی بلکہ داوٗد و سلیمانؑ ایک قصہ اور بھی ہے جو بائیبل میں نہیں ہے ارشاد ربانی ہے۔ " فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلاً آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُودَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فَاعِلِينَ"43"اس

وقت ہم نے صحیح فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا، حالانکہ حکم اور علم ہم نے دونوں ہی کو عطا کیا تھا۔ داؤد (علیہ السلام) کے ساتھ ہم نے پہاڑوں اور پرندوں کو مسخر کر دیا تھا جو تسبیح کرتے تھے، اس فعل کے کرنے والے ہم ہی تھے۔"

"اس واقعے کا ذکر بائیبل میں نہیں ہیں اور نہ ہی یہودی لیٹریچر میں کہیں نظر آتا ہے۔ مسلمان مفسرین اس جو تشریح کرتے ہیں وہ کچھ اس طرح ہے کہ ایک شخص کے کھیت میں کسی کی بکریاں گھس گئی تھیں۔ اس نے داؤدؑ کے فریاد کی۔ انھوں نے فیصلہ کیا کہ اس شخص کی بکریاں چھین کر اسے دے دی جائیں تو سلیمانؑ نے اس سے اختلاف کیا اور یہ رائے دی کہ بکریاں اس وقت تک کھیت والے کے پاس رہیں جب تک بکری والا اس کے کھیت کو پھر سے تیار نہ کریں۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ یہ فیصلہ ہم ہی نے سلیمان کو سمجھایا تھا۔ مگر چونکہ مقدمے کی یہ تفصیل نہ ہی قرآن میں ہے اور نہ کسی صحیح حدیث میں اس لئے اس کو اسلامی قانون نہیں بنایا جاسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ حنفیہؒ، شافعیہ، مالکیہ اور دوسرے فقہائے اسلام کے درمیان اس امر میں اختلاف واقع ہوا ہے۔"44

درجہ بالا ذکر سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قرآنِ کریم بائیبل سے اخذ شدہ کتاب نہیں ہے بلکہ وضاحت اس بات کی ہوئی کہ قرآن بائبل کی تصحیح کرتا ہے۔

خلاصہ بحث

1: ٹرڈال نے اپنے تحقیق کی بنیاد احتمالات اور گمان پر رکھی ہے، جس کا اندازہ "ممکن ہے" اور "ہوسکتا ہے" جیسے الفاظ سے بخوبی ہو جاتا ہے۔ ایک محقق کے لئے ضروری ہے کہ جو بات کہے اور لکھے تو اس کے پیچھے مضبوط بنیادیں ہوں، محض تخیل اور تخمین سے تحقیق کا حق ادا نہیں کیا جاسکتا۔

2: ٹرڈال نے قرآن وحدیث اور اسلامی لٹریچر میں درک رکھنے کے باوجود غیر مستند مصادر کا سہارا لیا ہے جو اس کے متعصب ہونے کی واضح دلیل ہے۔ ایک محقق پر اصل حقیقت اسی وقت واضح ہوتی ہے جب وہ ہر قسم کی جانب داری کو ترک کر کے کھلے دل ودماغ کے ساتھ کسی موضوع پر قلم اٹھاتا ہے۔ بصورت دیگر نہ وہ خود حقیقت کو پا سکتا ہے اور نہ ہی کسی اور کو درست راستہ بتا سکتا ہے۔

3: آنحضرت ﷺ نے موسیٰؑ اور عیسیٰؑ پر نازل شدہ کتابوں، تورات وانجیل سے قرآن اخذ نہیں کیا نہ ہی نبی کریم ﷺ قرآن کے مصنف ہے۔ قرآن نے کبھی یہ دعویٰ کیا ہی نہیں کہ وہ کوئی نئی کتاب ہے بلکہ قرآن میں متعدد مقامات پر یہ گواہی موجود ہے کہ یہ کتاب بھی اسی ذات کی طرف سے نازل ہوئی ہے، جس کی طرف سے تورات، انجیل، زبور اور دیگر صحائف نازل ہوئے تھے۔ قرآن ان سب آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور ان پر نگہبان ہے۔ ان کتابوں کے ماننے والوں نے ان میں جو تحریفیں کی ہیں قرآن نے ان کی تصحیح فرمائی ہے، لہٰذا ٹسڈال کے اس دعوے میں کوئی جان نہیں ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1]۔ کریمی، محمد جرجیس، اسلام اور مستشرقین، کتاب محل لاہور، 2017ء، ص33

Karime, Muhammad Jarjees,Islam awr mustashrqeen, Kitab MahalLahor, 2017,P:33

[2] . William.Clair.Tisdall , The original source of the Quran, ,Society for promoting Christian knowledge Londan,1911 ,pg 33

[3] . The original source of the Quran, W. ST .Clair .Tisdall, pg 34

[4] . abid

[5] .abid page 49-56

[6]۔ ابن کثیر، عمادالدین اسماعیل بن عمر، دارالکتب العلمیہ، 1999ء، ج1، ص231

Ibe Kasir, Imaddin ibe Umar, darul kutubl ilmya,1999,Jild: 1, Page: 231

[7]۔ محمد عبدالقادر، سرچشمہ قرآن، محمد عبداللہ زاہد مبلغ اسلام دیندار انجمن آصف نگر، 1962ء، ص262

Muhammad Abdul Qadir, Sirchishmaye Quran, Muhammad Abdullah Zahid,Dedar sing Asif Nagar, 1962, Page: 262

[8]William.Clair.Tisdall, The original source of Quran,pg 56-57

[9]۔ ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج2، ص454

Ibe Kasir, Imaddin ibe Umar ,Jild: 2, Page: 454

[10] William.Clair.Tisdall, The original source of Quran,pg 58-57

[11] الاعراف:148

Al Araf, 148

[12] William.Clair.Tisdall, The original source of Quran,pg58

[13]۔ ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، سورۃ البقرہ:163، ج1، ص163

Ibe Kasir, Imaddin ibe Umar ,Jild: 1, Page: 163

[14] . William.Clair.Tisdall, The original source of Quran,pg58-61

[15]۔ سورۃالبروج:19-22

[16]۔ابن کثیر، تفسیرابن کثیر، ج4،ص856

Ibe Kasir, Imaddin ibe Umar ,Jild: 4, Page: 856

[17]۔ الکہف:1

Al Kahaf: 1

[18]فصلت:3

Fusilat :3

[19]بنی اسرائیل:106

Bani Islaryil: 106

[20]۔پیدائش32: 24- 28

Pidayish, 32: 24- 28

[21]۔قضاۃ1:19

Quzat, 1: 19

[22]۔ سموئیل6:19

Samweel, 6: 19

[23]۔خروج34: 6-7

Kharooj, 34: 6-7

[24]۔پیدائش9:6

Pidayish, 9: 6

[25]۔پیدائش30:19-32

Pidayish, 30: 19-32

[26]۔ کیرانوی، رحمت اللہ، بائبل سے قرآن تک، مکتبہ دارالعلوم کراچی، 2008ء، ج3، ص431۔434

Kiranwi, Rahmatullah, Baibal sy Quran tak, Maktaba DarulUloom Karachi, 2008, Jild 3, Page: 431- 434

[27]۔ سموئیل2:11

Samweel,2: 3

[28]سلاطین11: 1-6

Salteen, 11: 1-6

[29]۔ آل عمران:33

Al imaran: 33

[30]۔الانعام:86

AlAnam: 86

[31]۔الاعراف:59-61

Al Araf: 59- 61

[32]۔الصافات:79

Al Safat: 79

[33]۔الصافات:133

Al Safat: 133

[34]۔الاعراف:80

Al Araf: 80

[35]۔پیدائش13: 1-12

Pidayish: 13: 1-2

[36]۔مودودی،ابوالاعلیٰ، تفہیم القران، ترجمان القرآن لاہور2008ء: 82

Mududi, Abu Ala, Tafheem Ul Quran, Tarjamaul Quran Lahoor, 2008:82

[37]۔ایضاً:81

Ibid: 81

[38]۔الاعراف:82

Al Araf: 82

[39]۔مودودیؒ تفہیم القرآن، سورۃالاعراف:82

Mududi, Tafheem UlQuran: 82

[40]۔سورۃالانبیاء:74

Al Anbya: 74

[41]۔سورۃالبقرہ:251

Al Baqara: 251

[42]۔سورہ بنی اسرائیل:55

Bani Israiyal: 55

[43]۔سورۃالانبیاء:79

Al Anbiya: 79

[44]۔مودوٗدیؒ، تفہیم القرآن، سورۃالانبیاء:91

Mududi, tafheem Ul Quara: 91